

ہے۔ آئینہ میں اس کو کبیر اول غلطی سے دکھ دیا ہے۔

(۷)

سوم صاحب لکھتے ہیں۔ طمراق بول چال میں کبیر اول و فتح سوم بھی آتا ہے اور لفظ کے لیے کے مطابق ہے (زبان و لغت مثلاً) احقر و آصف اُس لیے کو کچھ سے تا سر اور ناواقف ہے۔

(۸)

ملائی پر بہت لمبیل بھٹیں کی گئی ہیں۔ زبان و قواعد میں پندرہ صفحات اور زبان و لغت میں تین صفحے اس کی نذر ہو گئے۔ دودھ کو اونٹانے سے اوپر کی سطح پر جو موٹی سی تہ جمی ہے اس کو ملائی کہتے ہیں۔ اصل میں یہ لفظ منڈ لائی تھا۔ پھر مخفف ہو کر ملائی ہو گیا (منڈ لانا اور منڈھنا کا ایک ہی ماخذ ہے) معلوم نہیں کیوں بعض حضرات نے ایک نیا لفظ ایجاد کیا جو ملائی کا مترادف ہے۔ یہ ایجاد بے ضرورت بھی تھی اور بے لطف بھی۔ کیونکہ ملائی کے معنی ہیں اوپر چھا جانے اور احاطہ کرنے والی چیز۔ بالائی میں احاطہ کا مفہوم نہیں ہے اس لحاظ سے یہ لفظ ناقص رہا۔ یہ جدید تحقیق اب میں نے اردو مصدر نامہ میں درج کر دی ہے جو انشائاً اللہ طبع دوم میں آجائے گی۔ (و آصف)

(۹)

سوم صاحب لکھتے ہیں۔ املا نامہ میں ایک جگہ اردو املا میں ہر جگہ مشتقات کے قاف کو مشدّد لکھا گیا ہے۔ تکرار سے گمان ہوتا ہے کہ یہ کتابت کی غلطی نہیں ہے۔ حقیق کے قاف پر تشدید پہلے ہی حذف ہو چکی ہے۔ جمع میں تشدید بولنے یا لکھنے کا سوال ہی نہیں ہے۔ (اردو املا اور اس کی اصلاح مثلاً)

و آصف عرض کرتا ہے یہ دلیل تو صحیح نہیں کہ چونکہ مفردی سے تشدید طبعاً
اس لئے جمع میں بھی نہیں ہونی چاہئے۔ لیکن کتابت ہے کہ مفردی سے تشدید طبعاً